بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسے میں دی گئی زکوٰۃ کی رقم سے حیلہ کیے بغیر طلبا کو کھانا کھلانے سے زکوٰۃ کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جامعہ میں آنے والی زکوٰۃ وعشر کی رقم سے شرعی حیلہ کئے بغیر جامعہ کے رہائشی طلبا کے لئے کھانا تیار کرکے طلبا کو کھلاسکتے ہیں یا نہیں؟ اسی طرح اگر کوئی زکاۃ کی مد میں کھانے کی اشیا دے جائے کہ یہ تیار کرکے طلبا کو کھلادی جائیں تو کیا بغیر شرعی حیلہ کیے، اس طرح کھلانے سے زکاۃ ادا ہوجائے گی؟

جواب

زکاۃ یا عشر کی رقم سے حیلہ شرعی کیے بغیر، بچوں کو کھانا کھلانے سے بھی زکاۃ ادا نہیں ہوگی اور اسی طرح زکاۃ کی مد میں آئی ہوئی کھانے کی اشیا کو حیلہ شرعی کیے بغیر جامعہ کے طلبا کو پکا کر کھلانے سے بھی زکاۃ ادا نہیں ہوگی۔ کیونکہ زکوٰۃ وعشر کی ادائیگی میں کسی مصرف زکوٰۃ کو مالک بنانا ضروری ہے اور جیسے عام طور پر مدارس میں کھانا کھلایا جاتا ہے، تو یہ اباحت کی صورت ہوتی ہے، اس میں تملیک نہیں ہوتی۔

قرآن پاک میں زکاۃ کے متعلق ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور زکوۃ دو۔ (سورۃ البقرۃ، پ 01، آیت 43)

قرآن پاک میں عشر کے متعلق ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کا حق دو جس دن کٹے۔ (سورۃ الانعام، پ 08، آیت 141)

پس قرآن پاک میں زکاۃ اور عشر دونوں کے متعلق "ایتاء" کا حکم ہے اور "ایتاء" کا مطلب ہوتا ہے تملیک یعنی مالک بنانا چنانچہ بدائع الصنائع میں یہی آیت مبارکہ ذکر کرنے کے بعد تحریر کیا گیا ہے "والإيتاء هو التمليك" ترجمہ: اور ایتاء، تملیک ہی ہے۔ (بدائع الصنائع، فصل رکن الزکوۃ، ج 2، ص 39، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

درمختار میں ہے "ويشترط أن يكون الصرف (تمليكا) لا إباحة" ترجمہ: زکوٰۃ ادا کرنے میں بطور تملیک خرچ کرنا شرط ہے نہ کہ بطورِ اباحت۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "(قوله: تمليكا) فلا يكفي فيها الإطعام إلا بطريق التمليك ولو أطعمه عنده ناويا الزكاة لا تكفي" ترجمہ: (مصنف کا قول: بطور تملیک) تو زکوٰۃ کی مد میں کھانا کھلانا کافی نہیں ہوگا مگر جب بطور تملیک ہو، تو اگر کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے کسی کو کھانا کھلایا تو کفایت نہیں کرے گا۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الزکاۃ، ج 2، ص 344، دارالفکر، بیروت)

عشر کی ادائیگی کے لئے تملیک کے شرط ہونے کے حوالے سے بدائع الصنائع میں ہے ”أما رکنه فهو التمليك، لقوله تعالى ﴿وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ﴾ والإيتاء هو التمليك لقوله تعالى ﴿وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ فلا تتأدى بطعام الإباحة وبما ليس بتمليك رأسا من بناء المساجد ونحو ذلك“ ترجمہ: عشر کی ادائیگی کا رکن مالک بنانا ہے، اللہ عزوجل کے اس فرمان کی وجہ سے کہ (اس کا حق دو جس دن کٹے) اور دینا وہ تملیک ہی ہے اللہ عزوجل کے اس فرمان کی وجہ سے (اور زکوٰۃ ادا کرو) تو کھانے کو مباح کر دینے، مسجد کی تعمیر میں دینے یا اسی طرح کے دیگر کاموں سے عشر ادا نہ ہوگا جب تک تملیک نہ پائی جائے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، ج 2، ص 518، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "مدرسہ اسلامیہ اگر صحیح اسلامیہ خاص اہلسنت کا ہو۔۔ تو اس میں مالِ زکوٰۃ اس شرط پر دیا جاسکتا ہے کہ مہتمم اس مال کو جُدا رکھے اور خاص تملیک فقیر کے مصارف میں صرف کرے مدرسین یا دیگر ملازمین کی تنخواہ اس سے نہیں دی جاسکتی۔ نہ مدرسہ کی تعمیر یا مرمت یا فرش وغیرہ میں صرف ہوسکتی ہے، **نہ یہ ہوسکتا ہے کہ جن طلبہ کو مدرسہ سے کھانا دیا جاتا ہے اُس روپے سے کھانا پکا کر اُن کو کھلایا جائے کہ یہ صورتِ اباحت ہے اور زکوٰۃ میں تملیک لازم** ہاں یُوں کرسکتے ہیں کہ جن طلبہ کو کھانا دیا جاتا ہے اُن کو نقد روپیہ بہ نیّت زکوٰۃ دے کر مالک کردیں پھر وُہ اپنے کھانے کیلئے واپس دیں یا جن طلبہ کا وظیفہ نہ اجرۃً بلکہ محض بطور امداد ہے اُن کے وظیفے میں دیں یا کتابیں خرید کر طلبہ کو اُن کا مالک کردیں۔ ہاں اگر روپیہ بہ نیّت زکوٰۃ کسی مصرف زکوٰۃ کو دے کر مالک کردیں وُہ اپنی طرف سے مدرسہ کو دے دے تو تنخواہ مدرسین و ملازمین وغیرہ جملہ مصارف مدرسہ میں صرف ہوسکتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 10، ص 254-255، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: محمد عرفان مدنی

مصدق: ابوالحسن مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: GRW-723

تاریخ اجراء: 09 رجب المرجب 1444ھ/01 فروری 2023ء